سوال

کیا مطلقہ عورت کا دوران عدت رشتہ طلب کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

یا توصریح طور پر رشتہ طلب کیا جاتا ہے یا پھر تعریض کے طور پر

صریح یہ ہے کہ : ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو نکاح کے علاوہ کسی اور معانی پر محتمل نہ ہوں، مثلا : کہا جائے :

جب تیری عدت ختم ہوجائیگی تو میں تجھ سے نکاح کرلوں گا، یا پھر اس عورت کے ولی سے صریحا اس عورت کا رشتہ طلب کیا جائے

اور تعریض یہ ہے کہ : ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو منگنی وغیرہ کے معانی کا احتمال رکھتے ہوں، مثلا کوئی شخص کہے : آپ جیسی عورت کی رغبت کی جاتی ہے، یا میں بیوی کی تلاش میں ہوں، یا ہوسکتا ہے اللہ تعالی تیرے پاس خیر و بھلائی لے آئے یا روزی لے آئے اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا

دوم :

عدت والی عورت کے ساتھ صریح الفاظ کے ساتھ رشتہ طلب کرنا جائز نہیں، چاہے طلاق رجعی والی عورت ہو یا پھر طلاق بائن والی عورت، یا پھر بیوگی کی عدت میں ہو

لیکن تعریض کے الفاظ تفصیل طلب ہیں :

1 اگر تو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہو تو پھر اس تعریض کے الفاظ میں بھی رشتہ طلب کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ رجعی طلاق والی عورت ابھی تک اس کی بیوی ہے

اللہ سبحانہ و تعالی نے رجعی طلاق والی عورت کے بارہ میں فرمایا ہے :

اور ان کے خاوند انہیں واپس لانے کی زیادہ حقدار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں البقرۃ (228).

چنانچہ اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی نے رجعی طلاق دینے والے شخص کو بعل یعنی " خاوند " کا نام دیا ہے، تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت کو شادی کا پیغام دے جو کسی دوسرے شخص کی عصمت و نکاح میں ہو

2 اور اگر عورت خاوند فوت ہونے کی عدت میں ہو یا پھر تین طلاق کی عدت بسر کر رہی ہو، یا پھر خاوند یا بیوی میں کسی عیب کی بنا پر فسخ نکاح کی عدت میں ہو یا کسی اور سبب سے فسخ نکاح کی عدت گزار رہی ہو تو اس کا تعریض کے الفاظ میں رشتہ طلب کرنا جائز ہے، لیکن صریح الفاظ کے ساتھ جائز نہیں

تعریض کے الفاظ کے جواز پر درج ذیل فرمان باری تعالی دلالت کرتا ہے :

تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارۃً کنایۃً ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو، یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو، اللہ تعالی کو علم ہے کہ تم ضرور ان کو یاد کرو گے، لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرلو، ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو، اور جب تک عدت ختم نہ ہوجائے عقد نکاح پختہ نہ کرو، جان لو کہ اللہ تعالی تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم رکھتا ہے، تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو، اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالی بخشش والا اور علم والا ہے البقرۃ (235).

شیخ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

یہ حکم اس عورت کے بارہ میں ہے جس کا خاوند فوت ہوچکا ہو یا پھر جسے طلاق بائن ہوچکی ہو اور وہ عدت میں ہو تو اسے طلاق بائن دینے والے کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے صریح الفاظ میں نکاح کا کہنا جائز نہیں

اور اس فرمان باری تعالی :

لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے بھی نہ کرو

سے بھی یہی مراد ہے کہ یعنی منگنی کے وعدے نہ کرو

لیکن تعریض میں اللہ سبحانہ وتعالی نے گناہ ساقط کردیا ہے، ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ : صریح الفاظ نکاح کے علاوہ کسی اور معانی کے محتمل نہیں، اس لیے اللہ تعالی نے حرام کیا ہے کہ کہیں وہ نکاح میں جلد بازی نہ کرلے اور اپنی عدت ختم ہونے میں جھوٹ نہ بول دے، اور دوران عدت کسی اور سے وعدہ نہ کرکے اپنے پہلے خاوند کا حق پورا کرے

لیکن تعریض اور اشارہ کنایہ یہ ہے کہ : جو نکاح وغیرہ کے معانی رکھتا ہو، یہ بائنہ عورت کے لیے جائز ہے مثلا کوئی شخص اسے کہے میں شادی کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ عدت ختم ہونے کے بعد تم مجھ سے مشورہ کرنا یا اس طرح کے دوسرے الفاظ استعمال کرے تو یہ جائز ہیں کیونکہ یہ تصریح نہیں

دلوں میں اس کا قوی دافع ہے، اور اسی طرح کسی عدت والی عورت کے متعلق اپنے دل میں رکھنا کہ جب اس کی عدت ختم ہوجائے تو وہ اس سے شادی کریگا، اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

یا پھر تم اپنے دلوں میں پوشیدہ ارادہ کرو.

یعنی اس میں کوئی حرج نہیں، عقد نکاح کے ابتدائی امور میں یہ تفصیل ہے، رہا عقد نکاح تو عدت ختم ہونے سے قبل حلال نہیں :

"حتی کہ عدت ختم ہوجائے" انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (106).

مزید دیکھیں : المغنی (112/7) الموسوعۃ الفقھیۃ (191/19).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

93237